Misconception: Women confined to houses

غلط فہمی : خواتین گھروں تک محدود ہیں-

پس منظر: کچھ لوگ ایسا سوچتے ہیں کہ اسلام میں ایک عورت کی جگہ اس کا گھر ہے اور انھیں اپنے خاوند کی اجازت یا خاندان کے مرد اراکین کے بغیر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ کچھ لوگ ایسا بھی سوچتے ہیں کہ خواتین کو خود سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے جب تک کہ ان کے ساتھ کوئی نگہبان نہ ہو-

قرآن میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جن کے مطابق خواتین آزادانہ طور پر باہر جانے اور کمیونٹی کے درمیان رہنے کی اجازت ہے ۔ سب سے زیادہ واضح مثال حضرت مریم کے حوالے سے دی جاتی ہے ، ان میں سے کچھ نیچے دیکھائی گئی ہیں :

" اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ۔" [19 : 16]

" اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی ۔" [19 : 22]

" تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ۔ پھر تو اگر کسی آدمی کو دیکھے ، تو کہہ دینا : " میں نے آج رحمان کا روزہ رکھا ہے، تو آج ہر گز کسی آدمی سے بات نہ کرو گی-"

" تو اسے گود میں لے کر اپنی قوم کے پاس آئی ۔ بولے " ائے مریم ، بے شک تو نے بہت بری بات کی !"

[19: 26-27]

مندرجہ بالا آیات بغیر کسی شکو شبہات کے یہ ثابت کرتیں ہیں کہ وہ اس علاقے میں اکیلی تھی جہاں ایسا ممکن تھا کہ دوسرئے لوگ بھی ان سے ملتے تھے ، اور پھر وہ اپنی قوم میں واپس آ گئی-

مریم علیہ السلام کی مثال بہت اہم ہے کیونکہ قرآن انھیں ایک خاص مقام دیتا ہے :

" اور جب فرشتوں نے کہا : ائے مریم بے شک تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارئے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ۔" [3 : 42]

قرآن ایک اور مثال بھی دیتا ہے جس میں مومن خواتین کو کیمیونٹی کے درمیان جانے کی اجازت ہے یہاں تک کہ دشمنی کے زمانے میں بھی :

" اور وہ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو، بے کیے ستاتے ہیں ، انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا-

ائے نبی ، اپنی بیبیوں ، اور اپنی صاحبزادیوں ، اور مسلمان عورتوں سے ، فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں- یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں- اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے-

اگر باز نہ آئے منافق، اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے ، توضرور ہم تمھیں ان پر شہ دیں گے، پھر وہ مدینہ میں تمھارئے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑئے دن- "

[60 -58: 33]

خواتین، نبی پاک کے ساتھ درخواست کرنے اور براہ راست ان سے بات چیت کرنے کے لیے آزاد تھیں (جو کہ اس زمانے میں کیمیونٹی کے رہنماء تھے) :

" بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملے میں بحث کرتی ہے، اور اللہ سے شکایت کرتی ہے ۔ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ بے شک اللہ سنتا، دیکھتا ہے۔" [58 : 1]

"ائے نبی جب تمہارئے حضور مسلمان خواتین حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی ، اور نہ بدکاری ، اور نہ اپنی اولاد کر قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی، جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں، اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی ، تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔" [60 : 12]

یہاں ایک اور مثال بھی موجود ہے جس میں ایک منگیترجوڑا اکیلے میں ملاقات کر سکتا ہےاگر وہ کسی نیک عمل پر بات چیت کرنا چاہتے ہیں :

" اور تم پر گناہ نہیں اس بات پر جو پردہ رکھ کرتم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھواللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرؤ گےہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کررکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے ------ [2 : 235]

قرآن میں حضرت موسی کی ایک واضح مثال موجود ہے جس کے مطابق انھوں نے پبلیک میں دو غیر شادی شدہ خواتین سے بات چیت کی ، جن میں سے ایک سے انھوں نے بعد میں شادی کر لی:

" اور جب مدین کے پانی پر آیا، وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہیں ہیں موسی نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں : ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں (اپنی بھیڑوں کو) اور ہمارئے باپ بہت بوڑھے ہیں۔ تو موسی نے ان دونوں (کے جانوروں) کو پانی پلا دیا پھر سایے کی طرف پھیرا، عرض کی : ائے میرئے رب میں اس کھانے کا جو تو میرئے لیے اتارئے محتاج ہوں۔ تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی۔ بولی : میرا باپ تمھیں بلاتا ہے کہ تمھیں مزدوری دئےاس کی جو تم نے ہمارئے جانوروں کو پانی پلایا ہے ----- "

[28 : 23 – 25]

اس کے علاوہ 25 : 48 اور 187 : 2 بھی دیکھیں۔